

فوت شدہ کے لئے دعا کرنا

اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

دوسرے
میں احمد علی

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ”جب نبی کریم ﷺ روزِ جمعہ ﷻ کو نماز تہجد کے بعد اذان سے قاری ہونے تو انہوں نے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کو سر ہاتھ لگا کر دعا پڑھا اور ایک لشکر دے کر انہیں ”ادواس“ کی طرف بھیجا وہاں ذریعہ کن صمد (کافروں کے سردار) سے مقابلہ ہو کر وہ مارا گیا اور اڑھائی چارک (قتالی) تھے اُس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ”ادواس“ کے مقام پر بھیجا دیا گیا تھا۔ اِس بڑائی کے دوران ایک تیر حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹے پر لگا ہوا ایک جسمی شخص نے مارا تھا۔ آپ زخمی ہو گئے۔ تیر اُن کے گھٹے میں کس گیا۔ (حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں اُن کے پاس گیا، پوچھا پتلی صاحب یہ تیر کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اُس جسمی شخص کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگے، یہی ہے۔ چنانچہ میں نے اُس کا پتلا چٹا کیا۔ اُس نے جب مجھے دیکھا تو بھاگا، میں اُس کے پیچھے بھاگا اور یہ کہتا شروع کیا، او بے حیا کیا تو عرب شخص؟ تو ظہر تک یہیں کھڑا رہا، میں نے اُس کا مقابلہ نہ کیا۔ اُس نے بھی ”یا“ میں نے بھی وار کیا۔ یہاں تک کہ میں نے اُسے داخل جہنم کیا۔ پھر لوٹ کر حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے کہا اللہ (چارک) دعائی، مل جھوڑا (میں نے تمہارے قاتل کو مارا)۔ (حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ) کہنے لگے، اے نبی! میں نے حقیقت کے پاس جانا اور میرا سلام عرض کرنا، یہ بھی عرض کرنا کہ ”تَبٰرَکَ اَنْتَ یٰمُحَمَّدُ“ (تو تعالیٰ ہے اے محمد) ”اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اَبِیّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ“ (بخاری شریف کے الفاظ ہیں) ”وَقُلْتُ لَہُ سَعْدِیْنِ“ (ابو عامر گزارش کرتا تھا کہ میری بخشش کے لیے دعا فرما دیجئے۔)

حضرت نافع طیار ہر سہ دن دو فرماتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث شریف بیان کرتے ہیں کہ جو جنازہ کے ساتھ رہے اس کو ایک قیراۃ القلوب ملے گا۔ انہوں نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ پھر (الحمد للہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف کی تصدیق کی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے جیسا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لَقَدْ كَرِهْنَا لِيَ قَوْلَ ابْنِ مَرْثَدَةَ كَقَوْلِكَ صَلَّيْتَ مِنْ غَيْرِ اَللّٰهِ ص "اس نے تو بہت سے تمہاری باتوں کا نقصان اُٹھایا (سودہ لڑیں) جو فطرت کا لفظ ہے اس کے یہی معنی یہاں میں نے ضائع کیا۔"

[illegible]

یہ ڈانچا کا قیراؤست سمجھو جو ہم کا دواؤں حصہ ہوتا ہے۔ دوسری دواؤں حصہ ہے کہ کتا غرت کا قیراؤں حصے کے پھاڑ کے برابر ہے۔ (تعمیر لہاری جلد ۱ ص ۲۸۸) جلد ۱ ص ۲۸۸

[illegible]

کے لئے وسیع دلی ثواب حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں میرے والد کسی کو بلا لیں، دے سکتا ہے؟ یا یہ لوگ غلط فہمی میں کرتے ہیں مگر غلط فہمی تو صحیح بخاری مسلم مستند احمد اور ترمذی وغیرہ کی اس حدیث شریفہ سے انہیں صحیح عقائد میں مدد حاصل ہوگی کہ قوت شدہ مسلمان مرد یا عورت یا بچہ یا بزرگ عدول کے لئے کہے جاتا ہے اور ثواب کا وسیلہ ہے۔ جتنا دے، ہمیں کوئی ایک اُحد بچہ یا بزرگ یا عورت کے لئے جتنا ثواب اور اگر قبر تک دفن ہے تو تک شریعت کریمہ تو وہ اُحد بچہ یا بزرگ کے برابر خیرات کرنے جتنا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ معلوم ہو اہمیت کے جتنا دے میں شریک ہونے اور اس کا اہتمام کرنے میں بہت ثواب ہے اور جو مسلمان کہتے ہوں گے کہ بعد اس کی، جتنی دے، عقیقہ اور تہنہ خوش آسلائی ہے کہ اللہ کی طرف دعا کی جائے اور اگر میرے اہل گھر کے دے اس کی تحفہ ثواب سے نکل کر فرمائے گا۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے رجوع کا واقعہ:

لن (حضرت امام احمد بن حنبلؒ) سے "مقول ہے کہ قبر کے پاس قرآن پانچ پڑھا جائے۔" بات مبہم ہے نقل کی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ بات حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے ایک روایت سے نقل کی ہے لیکن اس کے بعد انہوں نے جرح کر لیا تھا۔

چنانچہ بیعت سے متعلق ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک
ناجیہ شخص کو قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ قبر کے پاس قرآن
مجید پڑھنا عبادت ہے اور یہ باعث نجات ہے۔ حضرت محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے
کہا کہ اس (صحابہ کرام) سے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تکلیف ہے کہ حضرت علی رحمہ اللہ
تعالیٰ کے پاس میں آج کا کیا خیال ہے؟ فرمایا وہ (صحابہ کرام) کہیں۔ حضرت محمد بن
قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے حضرت بشر بن علیؓ پر ایمان ہے۔ آپ (صحابہ کرام) بن عطاء
کے پاس میں بتاؤ کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ جب ابن ابی قتیلہ ہو جائے تو ان کی

فیر کے پاس سورۃ البقرۃ کی یاد دہانی آجات ہے کہ (الْقَمَّ) تَعْلَمُ الْمُفْلِحُونَ
(نک) اور آخری حصہ (لِلْعَالَمِیْنَ السُّعُوفِیْنَ) سے سورت کے آخر تک پہنچا
جاتے۔ انہیں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس
بات کی وصیت کی تھی۔ یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل علیہ السلام نے فرمایا: جاؤ اس
فصل سے نیکو کتب کے پاس قرآن مجید پڑھو۔ حضرت غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں کہ مجھ سے پہلے حسن بن مسلم بڑا آدمی تھا اور وہ کثرت سے مطالعہ اور مامون
ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل علیہ السلام کو دیکھا کہ اس دنیا
فصل کے پچھلے نماز پڑھتے تھے جو قبرستان میں قرآن مجید پڑھا کرتا تھا۔ ۱۱۱

کافر کے لیے دُعا اور ایصالِ ثواب نہیں:

حضرت محمد بن شعیب علیہ الرحمہ نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مامی بن داہل (یہ فخر خاں) نے (اپنے بیٹوں کو) وصیت کی کہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کی طرف سے سب سلام آ کر نہ لگے۔ چنانچہ اُس (کے ایک) بیٹے (حضرت) ہشام (رحمۃ اللہ علیہ) کو قدیم الاسلام تھا۔ کہہ کر محمد بن داہل نے آئے تھے اُس کی طرف سے یہ سب سلام آ کر نہ لگے۔ پھر اُس کے دوسرے بیٹے (حضرت) مروان بن مامی (رحمۃ اللہ علیہ) کو بھی وصی بن کر اُس کی طرف سے باقی سب سلام آ کر نہ لگے تو انہوں نے کہا (یہ پھر سے رسول میں خیال

الحق ان ذلک در علم ص ۵۵۵ و ۵۵۶ و صاحب التمهید نے اس کی طرف کیا ہے اور
مکرر القدر شریک کی علی الاطلاق نہ کہنی بلکہ ایک کافر یا کافر کی طرف سے ہے اور اس وقت
بالقدر شریک کی اقربا سے ہمارے کلمہ کہ کرم بھی صحت ہو ایک سے ثابت ہے صحت
شریک کے ہیں صحت صحت میں عمر بنی اللہ علیہ السلام کی کلامی کلمہ صحت ہے
۵۵۵ ص ۵۵۶ کے تمام ہے یہاں مکرر القدر ص ۵۵۵ و ۵۵۶ و صاحب التمهید نے اس کی طرف کیا ہے اور
ص ۵۵۶ کے تمام ہے یہاں مکرر القدر ص ۵۵۵ و ۵۵۶ و صاحب التمهید نے اس کی طرف کیا ہے اور
ص ۵۵۶ کے تمام ہے یہاں مکرر القدر ص ۵۵۵ و ۵۵۶ و صاحب التمهید نے اس کی طرف کیا ہے اور

آپ اکرمی رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر ہی ایسا کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ رحمہ اللہ کی بارگاہِ اندرس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے آپ نے وصیت کی تھی (کہ اس کے مرنے کے بعد) سونام آزاد کروں گا۔ (حضرت، بیہوش) نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں اور پچاس باقی ہیں، کیا میں اس کی طرف سے عام آزاد کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ فرمایا اِنَّهُ لَوْ حَسُنَ فَمُسْلِمًا لَّمَّا عَسَقْتُمْ غَنَةً اَوْ تَصَدَّقْتُمْ غَنَةً اَوْ حَسَنْتُمْ غَنَةً بَلَقَهُ ذَلِكَ هُوَ! ”مگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، صدقہ دیتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اسے ان اعمال کا ثواب پہنچتا۔“ (اس حدیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ صدقہ کا اجر مکے لیے مفید نہیں ہے۔ اور اسے مذہب سے نہجیات نہیں والا ہے گا۔ اس سے بچی معلوم ہوا کہ مسلمان کو مالی اور دینی امور میں اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

پانی کا صدقہ جاریہ:

حضرت سعد بن مرادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں نے عرض کیا - يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ تَأْتِيكَ فَأَتَى الصَّدَقَةَ أَفْضَلَ قَالَ أُمُّهُ حَقَّقَتْ مِمَّا قَالِ طَلِبُوا لَكُمْ سَعِيدٌ ۖ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ نَسِيتُكَ يَوْمَ الْيَوْمِ لَا أُحْيِيكَ وَلَا أُمَاتِكَ وَأَنْتَ كَرِيمٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سعد (رضی اللہ عنہ) کی والدہ (حضرت) اوصال کر گئی ہیں۔ ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جانی، (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہاں بخود اور کہا- سعد کی والدہ (حضرت) کے لیے ہے؟

اس حد تک پاکستانی بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کے باوجود

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث جاتے وقت اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا۔
 "قُلْتُ لَكَ مِثْلًا يَا اَبِي سَعْدٍ بِالنَّبِيِّ" (میرے شریف میں "سقاۃ لہ سعد"
 کے نام سے جو نکلا ہے، جدار اصل وہی ہے اس سے معلوم آتا ہے کہ حضرت سعد
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ (محترمہ) کی طرف سے جو کواں وقف کیا تھا ان "سقاۃ لہ آلہ
 سعد" کے نام سے ہی مشہور تھا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی اس شہادت کے بعد کام
 ہے کہ اس حدیث پاک کا مستند ہی درجہ کچھ اور بڑھ رہا ہے۔ "لَا مَنَ وَلاَ مَنَ مَنَ مَنَ"
 ایصالِ ثواب ص ۱۸۰ مؤلف غلام احمد نعمانی دیوبند، شائع کردہ مکتبۃ الفرقان)

نبیانی شریف جلد ۲ ص ۲۳۶ میں حدیث پاک درج ہے جس میں سرکار
 کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض فرمائی کہ میں ہوں یا ممدوح اللہ ہے؟ تو فرمایا مَنَ مَنَ مَنَ
 "پانی پانی" "قُلْتُ لَكَ مِثْلًا يَا اَبِي سَعْدٍ بِالنَّبِيِّ" یہ قول یہ (شریف) کہیں
 (حضرت) سعد رحمۃ اللہ علیہ ہی کی نقل ہے۔ (تیسرا پارہ جلد ۳ ص ۲۵ میں وحید
 انور صاحب نے اسی روایت کا حوالہ دیا ہے۔)

اُسب بھی خصوصاً ان گرم شک شک ملاؤں میں جہاں پانی کم ہوتا ہے بعض لوگ
 سبیلوں لگا جاتے ہیں۔ عام مسلمان ختم شریف اور غلامیہ میں دوسری چیزوں کے
 ساتھ پانی اور دوا بھی رکھ لیتے ہیں۔

نحوہ دانا حدیث شریف سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی کہ پانی کی خدمت
 بہت ہے۔ بزرگانِ دین نے نام اور دیگر وسائل شدہ مسلمانوں کے نام کی سبیلوں
 ایصالِ ثواب کی یہ حد سے لگا کر ان سب کا فائدہ یہ حدیث مبارک ہے۔ ثواب بخشے
 وقت ایصالِ ثواب کے آغاز اور پان سے ادا کرنا چاہیے ہے کہ خدا یا اس کا ثواب ملاں کہ
 پہلے دوسرے یہ کہ کسی شے پر مہنت کا نام (یعنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی بندہ کا نام
 آجائے۔ دوسرے حرام نہ ہوگی) دیکھو حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو یہی نوایں والدہ
 محترمہ کے نام سے منسوب کیا۔ (مرآۃ جلد ۳ ص ۱۵۵)

نوٹ: مذکورہ بالا حدیث مبارک میں جو
 سوچنے والے لکھ چکے ہیں ان کی اپنی اصلاح کر لیں۔

(سکالوں والے) بارخ کا صدقہ:

حضرت سعید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ
رحمۃ اللہ علیہ کی کریمہ زہرا رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بعض غزوات میں لگے اور ان کی والدہ
 کے وصال کا وقت پہنچ گیا۔ کسی نے کہا وصیت کر جائے۔ انہوں نے کہا کہ کس چیز کی
 وصیت کر جائوں؟ سب مال (حضرت) سعد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (حضرت) سعد
رحمۃ اللہ علیہ کی واپسی سے قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ جب (حضرت) سعد رحمۃ اللہ علیہ
 آئے تو ان سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 باک و اقدس میں عرض کیا۔ "يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَنْفَعُنِي إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا
 قُلْتُ نَالِ النَّفْسِ مَلَكَةٌ أَنْتُمْ قُلْتُمْ تَصَدَّقْ حَتَّى يَكُونَ كَذَا وَكَذَا صَلَّيْتُ عَنْهَا
 لِخَبِيرٍ مَسْأَلَةً قَالَ "يَا رَسُولَ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں ان کی طرف سے
 صدقہ کروں تو کیا میری والدہ (سابقہ) کو اس کا ثبوت پہنچے گا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
 اٹھا کر فرمایا ہاں! تو (حضرت) سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ہم نے کر عرض کیا کہ ملاں
 ملاں بارخ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔"

ایک اور حدیث شریف جو حضرت عبادہ بن مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 مروی ہے اس میں اس طرح ہے۔ "أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَتَوَسَّوُتُ اللَّيْلَ إِنَّ أُمَّهُ
 تَوَفَّتْ الْمَيِّتَةَ عَنْهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قُلْتُ نَالِ النَّفْسِ مَلَكَةٌ أَنْتُمْ قُلْتُمْ تَصَدَّقْ حَتَّى يَكُونَ كَذَا وَكَذَا صَلَّيْتُ عَنْهَا
 لَخَبِيرٍ مَسْأَلَةً قَالَ "يَا رَسُولَ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں ان کی طرف سے
 صدقہ کروں تو کیا میری والدہ (سابقہ) کو اس کا ثبوت پہنچے گا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
 اٹھا کر فرمایا ہاں! تو (حضرت) سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ہم نے کر عرض کیا کہ ملاں
 ملاں بارخ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔"

